Registered. No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر (۲۴) مطبوعہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستہ اخبارات

حضور والیسرائے عنقریب چند روز کے لئے مشورہ کو تشریف لیجانیوالے ہیں ؛

حضور لیڈی کرزن صاحبہ آیندہ لیڈی ڈفرن فنڈ کا جلسہ ۲۰ ماہ حال کو شملہ میں کرینگی ؛

مدراس کے مقام پالم کوٹہ میں قوم شنار نے بلوہ کرکے قتل عام کیا ایکسو آدمی مارے گئے لوگوں کو کانٹھ آگ میں جلادیا ملوٹ میں بھی بلوہ کے آثار ہیں ؛

مہاراجہ بڑودہ ۱۶ جون کو شملہ میں تشریف لانے والے ہیں ؛

امرتسر میں سخت واردات آتشزدگی کی ہوئی۔ ۱۶ دکانات جل گئیں نقصان جان بھی ہوا ؛

مہاراجہ صاحب جودھپور نے ایک ہندی مصنف کو پانچ سو روپیہ عطا کیا تصانیف کی قدردانی سے اور لوگوں کو بھی اُدھر توجہ ہوگی ؛

انبالہ میں ایک کمپنی نے دریاں بنانے کا کارخانہ کھولا ؛

منڈی میں افواہ ہے کہ سکیت میں اندیشہ فساد ہے ٹیکا صاحب وہاں سے بھاگ کر منڈی میں آگئے ؛

کلکتہ میں امسال ۸ لڑکیاں انٹرنس پاس ہوئیں۔ ۹ ایف اے۔ ۲ بی اے۔ سب برہمو لیڈیاں ہیں ؛

۲۳ جون کو جلسہ کونسل آئین ہند میں بچوں کو سزائے تازیانہ دینے کا مسودہ قانون پیش ہوگا مطلب یہہ ہے کہ کم عمر بچوں کو قید کے بجائے سزائے تازیانہ ہوا کرے ؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے درجہ درمیانی و سوم میں تماکو پینے کے خلاف نوٹس چسپاں کئے جائینگے یہہ بپاس خاطر اہل خالصہ ہے ؛

کلکتہ میں ایک خاندان کو بھی زہر دیا گیا صاحب میم صاحبہ ۲ نوکر۔ ۵ بچے تحقیقات ہو رہی ہے ؛

لاہور میں بعض تاجران کتب فحش کتابیں چھاپنے کے جرم میں ماخوذ ہوئے ؛

یہہ بات قطعی طے پائی کہ کرنل لاچ صاحب رزیڈنٹ نیپال مقرر کئے جائیں گے ؛

کابل کے سردار نصر اللہ خاں فرزند امیر صاحب کی شادی عزیز اللہ خاں گورنر ترکستان کی لڑکی سے ہوگی ؛

مہاراجہ پٹیالہ کے برادر عزیز جناب کنور صاحب ریاست نیدا کے مشیر مال مقرر کئے گئے ؛

شملہ میں فریمیسنوں کا سالانہ ڈنر بمکان "ہمالین برادرہڈ" ۱۲ جون کو ہوا ؛

خرطوم میں جدید مہم تیار ہو رہی ہے اس مہم میں برٹش فوج بھی ولایت سے آکر شامل ہوگی ماشا سے توپخانہ آئیگا ماہ ستمبر میں آگے بڑھکر دار فور کردوفاں کو فتح کریگی اور خلیفہ کو قرار واقعی ہوش میں لائیگی ؛

سوڈان کے تمام عہدہ داران گورنمنٹ نے لارڈ کرومر کو عرضی دی کہ تنخواہ نہایت قلیل ہے اور دو چند کرنی چاہئے معلوم ہوا کہ شکایت بجا ہے ترقیاں دیجاوینگی الاونس بھی ؛

ہوس آف لارڈز میں لارڈ کچنر کے لئے ۳۰ ہزار پونڈ کے انعام کی تجویز منظور کی گئی اور جنگ سوڈان میں برٹش و مصری فوجوں کی بہادری کا شکریہ پاس ہوا ؛

فرنچ گورنمنٹ نے میجر مارچنڈ کے معاملہ فاشودہ کی یادگار میں ایک خاص تمغہ مسکوک کرادیا ہے ؛

لنڈن کا ڈیلی ٹیلیگراف نام اخبار جو اتوار کو چھپتا تھا عام رائے کے جوش کے باعث بند کردینا پڑا ؛

امریکا کی میک گل یونیورسٹی نے رڈیارڈ کپلنگ برٹش شاعر کو ایل۔ ایل۔ ڈی۔ کی ڈگری دی ؛

امریکن فوج نے شمالی منیلا میں فلپنو سے پھر جنگ شروع کردی فلپنو کو بھگا دیا لیکن گرمی سے سخت تکلیف اُٹھائی ؛

عمدرمان میں سرکاری اخبار جاری ہوگیا ہے رونق روز افزوں

چین نے روس کو لکھدیا کہ تمہاری دوستی کے وعدوں پر اعتبار نہیں مگر روس ایک نہیں سنتا حتیٰ کہ ابتدائی پیمائش کے لئے انجنیراں معہ فوج اردلی کے نامزد کردئے تازہ ڈاک ولایت کی خبر ہے کہ چین میں عام رائے ترقی پر ہے کہ اس نازک وقت میں برٹش امداد و ہمدردی حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں جرمن اور جاپان بھی روس کے مطالبہ سے بچیں ہیں۔ روس کہتا ہے کہ ہمارا مطالبہ بروئے اُس معاہدہ اتحاد کے ہے جو برطانیہ اعظم سے کیا گیا اور برطانیہ کے اعتراضات کا جواب معاہدہ کے طریق عبارت اور طرز بیان سے دیتا ہے ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری۔ای۔ایم۔ویری صاحب۔ڈی۔ڈی۔ایڈیٹر

پادری ایچ۔گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔اے، پادری پی سی اوپل صاحب
پادری جی۔ایل ٹھاکرداس صاحب، پادری جیل سنگھ صاحب
مسٹر الیشع نامر صاحب، مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کدارناتھ صاحب منت

ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس

ایک نئی دریافت یعنے ہوا کا عرق

ابتک کارخانوں کے انجن پانی اور کوئلہ سے چلائے جاتے تھے مگر ہوا کے عرق سے جہازوں کا چلانا ایک نئی دریافت ہی ہوا کے عرق کے موجد مسٹر ٹریکر ہیں آپ امریکہ کے رہنے والے ہیں آپ نے اپنی عقل خداداد سے ہوا کا ایک عرق تیار کیا ہی آپ نے ایک انجن میں ایک نلی لگا کر لوہے کا ڈھول اُسکے نیچے لگا دیا ہی کہ جس میں آہستہ آہستہ ہوا بند ہوتی جاتی ہی اور اس ڈھول کا منہہ نہایت ہی مضبوطی سے بند کیا گیا ہی اس ڈھول سے انجن کا ایسا میلان رکھا ہی کہ جس سے ہوا باہر نہ جا سکے اس طرح ہوا کا عرق جوش کھا کر اُس نلی کے راستہ سے ٹپکتا جاتا ہی حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک لمبے چوڑے کمرے کی ہوا سے ایک گھڑا عرق کا تیار ہو سکتا ہی اس عرق کے نکالنے میں خرچ بھی بہت ہی کم ہوتا ہی پہلے صرف دو تولہ عرق کھینچنے میں دو ہزار روپیہ صرف ہوا تھا بعد ازاں کس قدر کفایت ہوئی کہ چوبیس تولہ عرق نکالنے میں پندرہ روپیہ لاگت آئی اب پانچ آنہ میں تین سیر عرق تیار ہوتا ہی۔ سب سے اعلی خوبی اس ایجاد میں یہہ ہی کہ جس انجن سے یہہ نکالا جاتا ہی اس انجن کی نلی کو مثل برف کے ٹھنڈا بنا دیتا ہی ہاتھ کی ہتھیلی پر لینے سے چمڑے کو گرم لوہے کی طرح داغ دیتا ہی مگر ہاتھ نہیں جلتا ڈاکٹروں کے لئے بھی یہہ عرق اکسیر کا کام دیتا ہی امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے اس عرق سے بھگندر کے مریض کو آناً فاناً میں آرام کر دیا پارہ کو پتھر کی مانند کر سکتا ہی ٹین کے کسی برتن میں تھوڑا سا عرق ڈالکر اُسے دے مارنے سے وہ مثل کنچ کے ریزہ ریزہ ہو جاتا ہی سونا چاندی تانبا وغیرہ فولاد پر چھوڑنے سے اُنہیں موم سے بھی زیادہ نرم کر دیتا ہی۔ ریل اور جہاز چلانے کے لئے گورنمنٹ کو کروڑوں روپیہ کا کوئلہ خریدنا پڑتا ہی اور لاکھوں انجن چلانے والے نوکر رکھنے پڑتے ہیں لیکن جب اس عرق سے ریل اور جہاز چلائیں گے تو بہت کم خرچ ہوگا بغیر کوئلہ کے جہاں چاہو جہاز پہنچ جائیگا اس وقت ۱۰ ہزار ٹن بوجھ میں سے جہاز میں ۳ ہزار ٹن تو کوئلہ ہی ہوتا ہی اس سے بوجھ میں بہت کمی ہو جائیگی ہلکا رہیگا۔ گرمی کے موسم میں راجوں مہاراجوں نوابوں اور صاحب بہادروں کو بھی شملہ و نینی تال جانے کی ضرورت کم ہوا کریگی جنگ کے موقعوں پر ہزاروں من بارود جو لیجانا پڑتا تھا اب اس کے لے جانے کی بھی بہت کم ضرورت رہیگی بارود سے بڑھکر یہہ عرق ہی کام دیگا سب سے عمدہ صفت اس عرق میں یہہ ہی کہ دشمن کے کیسے ہی مضبوط سے مضبوط فولادی جہاز پر اس عرق کو چھوڑ دیجئے جہاز وہیں جلکر راکھ ہو جائیگا۔

بمبئی میں بارش خوب ہو گئی۔

۱۳ جون ۱۸۹۹ء کو لودیانہ میں بھی اچھی بارش ہو گئی ہی۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

"آریہ گزٹ مطبوعہ یکم جون لکھتا ہی کہ ہم کہاں تک اپنی قوموں کو سمجھاویں سچ تو یہہ ہی کہ جو قوم غیرت کو جواب دیدے اُسکا بچنا محال ہی غیرت اور قومی حمیت یہہ دو مضبوط چیزیں ہیں جن سے قومیں محفوظ رہتی ہیں اور اپنی قومیت کو قایم رکھتی ہیں یہہ دو مضبوط ہتھیار تھے جنسے آریہ ستان نے نہایت ظلم و جبر کی حکومت میں سخت سے سخت زمانوں میں اپنے دھرم کرم کو قایم رکھا اور اپنی قومیت کو مٹنے نہ دیا یہی دو اوصاف تھے جن کے سبب سے آج بھارت ورش میں ۲۰ کروڑ ہندو دکھائی دیتے تھے اور ۹ صدیوں کے انقلابات کے باوجود بھی انہوں نے اپنی قومیت کو قایم رکھا" کیوں صاحب"؟ ویدک دھرم جسکی آپ اسقدر تعریفیں کیا کرتے ہیں اب کہاں سویا ہوا ہی وہ اپنے پیروؤں کو بچانیکی کوشش کیوں نہیں کرتا بیشک بقول آپ کے مسیحی مذہب نے ویدک دھرم کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہی سبب یہہ ہی کہ مسیحی مذہب میں زندگی ہی مسیحی مذہب چٹان پر قایم ہی مسیحی مذہب اپنے پیروؤں کو وہ خاصیت اور مزاج بخشتا ہی جس سے وہ ہر روز اور ہر گھنٹہ روز افزوں ترقی کرتے رہتے ہیں جن لوگوں کے دل میں مسیحی مذہب کی سچائی قایم ہو جاتی ہی اور جو اس تعلیم کو سمجھ لیتے ہیں وہ اپنے دلی اعتقاد سے اس مذہب کو قبول کرکے نجات حاصل کرتے ہیں عیسائی دھرم گرہن کرنیوالوں کیلئے آپ کی رکاوٹیں بے فایدہ ہیں بلحاظ پیدایش اور قومیت کے جو فرائض عیسائی دھرم گرہن کرنیوالے طلبہ پر ہیں وہ انکو بخوبی سمجھتے ہیں اور آپ کا اطمینان کرانیکے لئے ہر وقت آمادہ اور تیار رہتے ہیں یہہ پیدایش اور قومیت ہی کے فرائض ہوتے ہیں کہ خود زندگی اور نجات حاصل کرکے اپنی قوم اور ملک کو بھی اسی راہ راست پر لانیکی کوشش کرتے رہتے ہیں بلکہ مسیحی

مسیح کی تعلیم

بقیہ

پانچواں باب

خدا کی بادشاہت میں داخل ہونیکی شرطیں

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۹ جون ۹۹ء

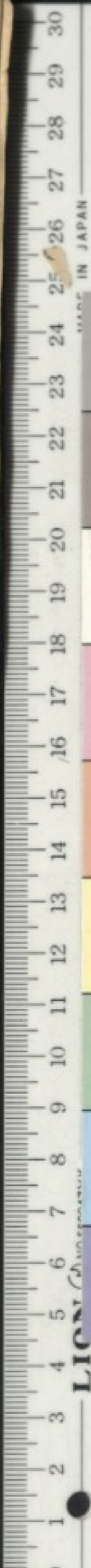
اِس معاملہ میں ایک اور بات باقی ہے جس کا ذکر کرنا مناسب ہے جب مسیح نے یہہ کہا کہ "سوئی کے ناکے میں اونٹ کا گھس جانا آسمان کی بادشاہت میں دولتمند کے داخل ہونے سے آسان ہے" تو اُس کے شاگردوں نے متعجب اور متحیر ہو کے کہا کہ "پھر کون نجات پا سکتا ہے؟" (مرقس ۱۰: ۷-۲) مطلب اس کا یہہ ہے کہ کون نجات پا سکتا ہے کیا دولتمند یا غریب؟ مسیح نے اُنکے اس دبدبے کو قبول کیا اُن کے خوف کا تو ٹھیک سبب تھا اس نے کہا کہ "آدمیوں سے یہہ ناممکن ہے" اس نے یہاں تک داخل ہونے کی مشکلات بتائی کہ آدمی کسی حالت میں اپنی طاقت سے داخل نہیں ہو سکتا اور اس نجات کے مُعمہ کا حل ہونا صرف انسان کے نزدیک ناممکن ہے پر خدا کے نزدیک نہیں کیونکہ خدا کے نزدیک سب کچھ ہو سکتا ہے ان باتوں سے جانا جاتا ہے کہ نہ ہمیشہ کی زندگی صرف خدا کی بخشش ہے (جو مفت اور آدمی کی کمائی سے نہیں) لیکن رکاوٹ کی باتوں کو ترک کرنے اور بخشش کو قبول کرنے کی طاقت بھی خدا کی روح کے وسیلہ سے ہے۔

آدمی خود بخود مسیح اور خدا کی بخشش پر اپنا ایمان اس قدر قایم نہیں کر سکتا کہ اپنی طاقت اور سرگرمی سے اپنی پُرانی انسانیت کو اُتار کے روحانی زندگی پہن لیوے اور دنیوی چیزوں کو چھوڑ کے مسیح کی موعود برکتوں کو قبول کرے اب ہم معلوم کریں کہ مسیح کے نزدیک نجات ایک الٰہی راز ہے اگر ہم خدا کے کام کی طرف نظر کریں یا آدمی کے کام کی طرف ہم اس نجات میں آدمی اور خدا کے کام علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے یہہ کہتے ہوئے کہ بخشش خدا سے ہے اور اس کی حصولی آدمی سے ہے تو بھی حصول بغیر خدا کے ناممکن ہے۔ اور یہہ راز نہ صرف مسیح کی تعلیم میں ہے بلکہ اس کے پیرووں کے تجربہ میں منتو ہے اگر ہم ان لوگوں کی شہادتیں لیویں جو خدا کی بادشاہت میں دخل پانے کی دلی گواہی رکھتے ہیں اور دخل کی یاد بخوبی کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اگرچہ اس میں انسانی کوشش ظاہر ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے اُن باتوں پر عمل کیا جو کہ نجات کے ڈھونڈنے میں آدمی کی جانفشانی کی تاکید کرتی ہیں جیسے (لوقا ۱۳: ۲۴) "اس میں داخل ہونے کی کوشش کرو" اور (متی ۱۱: ۱۲) "آسمان کی بادشاہت پر زبردستی ہوتی ہے اور زبردست لوگ اُسے چھین لیتے ہیں تو بھی اُن کا سچے طور سے داخل ہونا اس وقت کامل ہوتا ہے جبکہ اپنی کمزوری اور کم لیاقتی کو خوب پہچانکر اور اقرار کر کے اپنے کو خدا کے ہاتھ میں سپرد کر دیتے ہیں اُن کا داخل ہونا اپنے کسی مضبوط ارادے کے سبب نہیں بلکہ اپنے کو خدا کو سپرد کرنے سے اُنہوں نے پرکھ لیا کہ جو آدمی سے ناممکن تھا سو خدا سے ہو سکا۔ اب مسیح کی تعلیم میں ایک غور کرنے کی بات خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی بابت رہ گئی جس میں ایک نرالا اور عجیب مضمون ہے یہہ مسیح کی تعلیم صرف یوحنا ۳ باب میں ہے اور بجز اس باب کے اس انجیل کے دوسرے بابوں میں خدا کی بادشاہت کا نام کہیں نہیں پایا جاتا ہم نہیں بتا سکتے ہیں کہ پہلی تین انجیلوں میں یہہ نام کیوں بار بار آتا ہے اور یوحنا کی انجیل میں کیوں صرف ایک ہی دفعہ لیکن اس تیسرے باب کی گفتگو میں ایک نرالی بات نظر آتی ہے جو مسیح نے نقودیموس سے کہی (یوحنا ۳: ۳-۵) "میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں اگر کوئی سر نو پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہووے تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا"۔ بہتیرے اس چوتھی انجیل کی تعلیم کی بابت ایسا اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوشیدہ فوق العادت اور پہلی تین انجیلوں کی صاف تعلیم کے موافق نہیں ہے لیکن ہم نے ابھی اُن تین انجیلوں کی باتوں پر خوب غور کیا اور اُنکے مطلب کی تحقیقات کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تینوں انجیلوں میں الٰہی راز ویسا ہی ہے جیسا یوحنا کی انجیل میں بیشک مسیح اس انجیل میں نئی پیدائش کی حالت جتاتا ہے وہ صاف صاف تعلیم دیتا ہے کہ خدا کی بادشاہت کی برکتوں کی چیزیں روحانی ہیں اور وہ دنیوی برکتوں سے جن پر نقودیموس اور اور لوگونکی امید تھی تفاوت رکھتی ہیں کہ آدمی کی طبیعت اور دل میں ایک الٰہی تبدیلی کی ضرورت ہے تاکہ آسمانی خوبیوں کو دیکھ سکے اور اُن کی حقیقت اور خوبصورتی کا اندازہ کرے یہاں تک کہ اُن کی خوشی سے آدمی کا دل آسودہ ہو جاوے۔

باقی آیندہ

کوئی بغیر وسیلہ میرے باپ پاس جا نہیں سکتا؛

(۴) سبب بغیر وسیلہ خداوند مسیح کے کوئی باپ کے پاس جا نہیں سکتا یہہ ہو کہ اس نے صرف اُس اکیلے ہی نے ہمارے لئے خدا کے حضور میں ان شرائط کو پورا کیا جن کے وسیلہ سے ہم گنہگاری اور خطاکاری کے نتیجوں سے بچکر رہائی پا سکتے ہیں اور خدا سے پھر میل و صلح حاصل کر سکتے ہیں یعنے جس شریعت کے عدول کرنے کے باعث سے ہم سزاوار ٹھہرے تھے اس شریعت کی عدولحکمی کی سزا کو اپنے اوُپر اٹھالیا اور یوں وہ خدا اور انسان کے بیچ درمیانی ٹھہرا ہم اوُپر اس بات کو ثابت کر چکے ہیں کہ انسان اپنی نیکی سے اپنے گناہوں کا کفارہ نہیں کر سکتا اور نہ اس سے کوئی زاید الفرض کام ہو سکتا ہو اس لئے مسیح نے جو اپنی ہستی میں آزاد اور ہر قسم کے فرایض کی بجا آوری کی نسبت جو خدا سے متعلق ہیں بری الذمہ تھا اپنے اوُپر اوروں کے فرایض کی بجا آوری کا ذمہ لیکر نہ صرف اسُ نے اُن کے عوض میں فرایض کو پورا کیا بلکہ ان کی ترک فرایض کی سزا کو بھی اپنی جان کفارہ میں دیکر پورا کر دیا اگر انسان خود اپنے فرایض کو پورا کر سکتا یا ترک فرایض کی سزا کے پورا کرنے کی قابلیت رکھتا اور کفارہ دے سکتا تو مسیح کے وسیلہ کی ضرورت نہ ہوتی لیکن جس حال کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا تو مسیح کے وسیلہ کی ضرورت صاف ظاہر و ثابت ہوتی ہو اکثر صاحبان اس پر یہہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ گناہ ہم نے کیا اور سزا دوسرا پاوے یہہ کیونکر ہو سکتا ہو تو جواب میں عرض یہہ ہو کہ صانع عالم کے انتظام مخلوقات پر ملاحظہ کرنے سے ایسا نظر آتا ہو کہ اس نے اپنے نظام عالم میں عوضانہ کارروائی یا ایک کو دوسرے کے عوض میں چند صورتوں میں جایز ٹھہرایا ہو چنانچہ ایک کے باعث دوسروں کو آرام و خوشی یا ایک کے باعث دوسروں کو رنج و تکلیف پہنچتی ہو اور اس کی نظیریں و مثالیں اس دنیا میں بکثرت ملتی ہیں مثلاً بعض بیماریاں جو والدین سے اولاد کو ورانتاً ملا کرتی ہیں۔ آتشک و دق وغیرہ اکثر اوقات والدین کی عقلی و روحانی طاقتیں و خاصیتیں بھی اولاد میں دیکھی جاتی ہیں پھر نیک و خوش حال والدین کے باعث سے اُن کی اولاد کی خوشحالی و بہبودی ہوا کرتی ہو اور بد وضع و کنگال والدین کے باعث سے ان کی اولاد کو مصیبت و تباہی و مفلسی میں زندگی بسر کرنا ہوتا ہو اسی طرح پر اکثر ملکوں اور قوموں کا حال بھی دیکھنے میں آتا ہو کہ اُن کے درمیان بعض شخصوں کی خود انکاریوں اور جان نثاریوں و تدابیروں اور کوششوں سے قوم اور ملک کی بھلائی و بہبودی ہوتی ہو چنانچہ ہماری کانگریس ہمارے ملک کے لئے اس امر کی نسبت ایک نظیر ہو بعض نیک و دانا بادشاہوں کے وسیلہ سے ملک اور قوم کو ہر طرح کا جسمانی و روحانی آرام و خوشی نصیب ہوتی ہو اور بعض ظالم و نادان بادشاہوں کے وسیلہ سے ملک میں تباہی و بربادی آپاسک جاتی ہو اب جس حال کہ خدا نے اس قسم کی عوضانہ کارروائی اپنے نظام عالم میں جایز رکھی ہو تو کیا تعجب کہ خدا ہماری لاچاری و بیکسی پر ترس کھا کر اپنی بیحد رحمت سے ایک ایسے شخص کو ہمارے عوض میں منظور کرے جو خدا انسان ہو کر ہمارا عوضی بننے کے لایق ہو کیونکہ وہ خدا انسان ہو کر ہمارے عوض میں دُکھ اٹھا سکتا ہو اور ہمارے فرایض کو پورا کر سکتا ہو کیونکہ وہ آپ اپنی ذات میں کسی فرض کے بجا لانیکا اپنی نسبت قرضدار نہ تھا اور خدا انسان ہونے کے باعث اس کا کفارہ ایسا قیمتی ہو جو تمام گنہگاروں کے لئے کافی ہو پھر ایک اور اعتراض بھی عموماً اس کے ساتھ پیش کیا جاتا ہو اور وہ یہہ ہو کہ جس حال کہ مسیح ہمارا عوضی ہو تو اب ہم جو چاہیں سو کریں کیونکہ ہماری سزا اُس نے اٹھالی اس کے جواب میں عرض یہہ ہو کہ اوّلاً ہم کو کفارہ کی غرض و مقصد پر غور کرنا چاہیے کہ آیا کفارہ کا مطلب یہہ تھا کہ گنہگاروں کو گناہ کرنے کے لئے آزادی ہو یا یہہ کہ وہ گناہ کی سزا سے بچکر خدا کے بیحد فضل و رحمت کے باعث سے آیندہ کو خدا کے محکوم و فرمانبردار ٹھہریں چنانچہ انجیل مقدس کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہو کہ گنہگاروں پر یہہ فضل اس لئے ہوا کہ وہ سزا سے چھوٹکر نابعدار بنائے جاویں اور خدا کے ساتھ اس کے عزیز بیٹے کے کفارہ کے وسیلہ سے ایک نئے رشتہ و نسبت میں جوڑے جاویں تاکہ اس کے پیار و محبت کی کشش سے موثر ہو کر فرمانبرداری کی راہ میں ترقی کرتے جاویں اور آیندہ کو شریعت کی دھمکی اور جہنم کا خوف فرمانبرداری کی غرض نہ ہو بلکہ خدا کا بیحد پیار جو اس کے بیٹے کے وسیلہ سے ظاہر ہوا ان کے اندر فرزندانہ طبیعت پیدا کر دے تاکہ جس طرح سے بیٹے اپنے باپ کا حکم خوشی سے ماننا اپنی سعادت جانتے ہیں وہ بھی اپنے آسمانی باپ کے حکموں پر دل و جان سے عمل کریں (۲) گنہگار انسان کی جانب سے جو اس کفارہ پر ایمان لاکر نجات چاہتا ہو لحاظ



کیا جاوے تو یہہ کیونکر ممکن ہی کہ وہ ایسی بڑی رہائی پاکر گناہ کرنے سے خوش ہو جس حال کہ اُس نے اپنی لاچاری و گنہگاری کو محسوس کرکے معلوم کر لیا کہ وہ اپنی نیکی و راستبازی سے بچ نہیں سکتا بلکہ جہنم کے عذاب کا سزاوار ہی مگر اس سخت نا امیدی و مایوسی کی حالت میں خدا نے گنہگار انسان کو توبہ کی شرط پر بذریعہ کفارہ نجات دینے کا وعدہ کیا ہی جس کو اُس کے اکلوتے بیٹے نے گنہگار انسان کے لئے اپنی جان دیکر پورا کیا ہی تو کیا وہ اس بیش قیمت نجات اور خدا کی اس بڑی رحمت کو گناہ کرنیکا ذریعہ ٹھہرائیگا نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس بڑی رہائی کے موقعہ کو غنیمت جانکر دل سے خدا کی رحمت کا شکرگذار ہو کر ہر طرح سے فرمانبردار ہوگا علاوہ بریں اپنی نجات کے انتظام پر غور کرنے سے اس کو معلوم ہوگا بلکہ یہہ واقعہ ہمیشہ اس کے سامنے رہیگا کہ میری نجات نہ روپے نہ سونے سے ہوئی بلکہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے لہو بہانے سے پس جس حال کہ گناہ کی سزا سے بچانے کے لئے اس کی نجات کے پیشوا کو اپنی ہی جان دینی پڑی تو پھر کیونکر گناہ میں زندگی بسر کرنے سے خوش ہو سکتا ہی حقیقت تو یہہ ہی کہ کفارہ کی تعلیم خدا کی دانائی سے تمام و کمال طور پر گنہگار کو گناہ سے رہائی دیکر الہی صورت میں تبدیل کر دیتی ہی اور وہ نیک و پاک طبیعت حاصل کرکے نیکی کرنے سے خوش ہوتا اور گناہ کرنے سے نفرت رکھتا ہی۔

(۵) پانچواں سبب کہ بغیر وسیلہ ہم باپ پاس نہیں جا سکتے یہہ ہی کہ سوا خداوند مسیح کے ہمارے لئے کوئی کامل نمونہ نہیں ہی جو ہماری زندگی میں روز بروز خدا کی صورت پر پھر بحال کرنے میں ہمارا مددگار ہو خدا کے کلام کے پڑھنے سے ہم پر یہہ بات بھی ظاہر ہوتی ہی کہ خداوند مسیح کا دنیا میں مجسم ہو کر آنے میں علاوہ قربانی و کفارہ کرنے کے ایک کام یہہ بھی تھا کہ وہ ہمارے لئے ایک کامل نمونہ یا آئیڈیل ہو ممکن ہی کہ بعض صاحبان کا یہہ خیال ہو کہ خدا ہمارے لئے بغیر مجسم ہونے کے نمونہ ہی اور اس لئے کیا ضرور تھا کہ خدا مجسم ہو کر ہمارے لئے نمونہ بنے تو جواب میں عرض یہہ ہی کہ خدا کا الہام ہم پر تین طریقوں سے ہوا ہی ایک تو نیچر اور دوسرے پروردگاری اور تیسرے اس کے کلام سے مگر پہلے دو طریقہ تو خدا کی بعض صفات و روحانی امور کی نسبت ہمیں کچھ بھی نہیں بتلاتے اور اگر بعض کی نسبت بتلاتے بھی ہیں تو صاف صاف نہیں اسی لئے دنیا کے لوگ صحیفہ نیچر اور پروردگاری کے تعبیر کرنے میں مختلف الرائے ہیں خدا کی صفات کا تو کیا ذکر خدا کی ہستی کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں اسی لئے خدا نے ہمیں اپنی نسبت بہتر مکاشفہ عنایت کیا ہی اب رہا کلام۔ اور کلام الہی سے اگر بائبل مراد لی جاوے تو اس میں تو صاف ظاہر ہی کہ خدا نے ہمارے لئے ایک کامل نمونہ یا آئیڈیل پیش کیا ہی اور اگر اور کتابیں قران و پُران و وید وغیرہ مراد لی جاویں تو اُن میں ہمارے لئے کوئی کامل نمونہ نظر نہیں آتا سب ہادیوں میں کوئی نہ کوئی نقص نظر آتا ہی۔ ثانیاً خدا کی ذات و صفات کا جو فوٹو ہمیں قران و وید سے ملتا ہی اوّلاً تو وہ ناقص ہی دوسرے ان میں ہمارے سامنے سوا فوٹو کے کوئی نمونہ پیش نہیں کیا جاتا جو ہماری آنکھوں میں چُھبے اور ہمارے دلوں کو اپنے نمونہ سے کھینچ لے بیشک خدا کی بعض صفات پروردگاری و نیچر سے اور خصوص اس کے کلام سے نمایاں ہونے اور انسانوں کو عموماً رحم اور نیکی کے کاموں کی طرف رجوع لانے میں تاثیر بخش ہیں پر مسیح مجسم میں ان کی تاثیر بڑے زور و قدرت سے انسان کے دل کو موثر کرتی اور کھینچ لیتی ہی آؤ بھائی ہمارے ساتھ خدائے مجسم کو جب صلیب پر گنہگاروں کے لئے قربان ہوتا ہی دیکھو (بشرطیکہ ہم اس کو صلیب پر خدا اور انسان سمجھ کر نگاہ کریں) تو کونسا ایسا سنگدل انسان ہی جو اس پیار کو دیکھکر سراسیمہ نہیں ہو جاتا اور دل پارہ پارہ ہو کر خدا کے پیار سے مغلوب نہ ہو پھر ہم اس خدائے مجسم کو یعقوب کے کوئے پر تھکا ماندہ بھوکا پیاسا بیٹھا ہوا دیکھیں اور پھر بھی روحوں کے بچانے کی فکر اور روحوں کی قدر و منزلت پر جب شاگرد بازار سے کھانا لاکر اس سے درخواست کرتے ہیں کہ ربی کچھ کھانا کھائیے پر وہ ان کے جواب میں یوں فرماتے ہیں کہ میرے پاس کھانا ہی جسے تم نہیں جانتے کیا اس سے انسانوں کے دل روحوں کے بچانے اور قدر و منزلت کرنے کے لئے کسی اور طریقہ سے زیادہ گرم کئے جا سکتے ہیں پھر خداوند مسیح کو شاگردوں کے پاؤں دھوتے ہوئے دیکھکر کون سا انسان ہی جس کے تکبّر اور شیخی کا سر مسیح کے قدموں پر جُھک کر فروتن نہ بنے پھر جب ہم خداوند مسیح کی الہی ذات کو دریافت کرکے جو وہ مجسم ہونے سے پہلے باپ کے ساتھ حشمت و جلال کے ساتھ رکھتا تھا اور جب وہ گنہگاروں کی نجات کے لئے اس دنیا میں آکر ابن آدم بنا اور کسی بادشاہ وقت کے ہاں پیدا نہ ہو کر غربت کے ساتھ زندگی بسر کی یہاں تک کہ اس دنیا میں رہ کر خود ہی فرماتے ہیں کہ لومڑیوں کے لئے ماندیں ہیں اور ہوا کے پرندوں کے لئے بسیرے ہیں

پر ابن آدم کے لئے جگہہ نہیں جہاں وہ اپنا سر دھرے تو کیا یہہ اُن کے لئے جو اس کی پیروی کرتے ہیں خود انکاری کا سبق سکھانے کے لئے کافی سے زیادہ نہیں پھر جب خداوند مسیح کے دشمنوں نے بے عزتی کی اور منہہ پر تھوکا اور طمانچہ مارے اور ہر طرح سے ستاتے اور ایذا دے رہے تھے اُس نے اُن کے لئے یہہ دعا مانگی کہ "اے باپ تو انہیں معاف کر کہ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں" کیا یہہ نمونہ اُن کے لئے جو اُسے پیار کرتے ہیں دشمنوں کے ساتھ نیکی و پیار کرنے کی راہ میں چلانے کے لئے کافی سے زیادہ تحریک کرنے والی کوشش نہ ہوگی پس ان چند مثالوں مذکورۂ بالا سے یہہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ نہ تو نیچر اور نہ پروردگاری اور نہ الہام ہمارے روبرو ایسا نمونہ خدا کی محبت و صبر کا پیش کرتے ہیں جس سے ہم گرے ہوئے انسانوں کے دلوں میں محبت پیدا کرنے کے لئے زبردست اسٹیمولنٹ (تحریک) ہو اگر الہام و نیچر سے خدا کی محبت کا چشمہ بہتا ہوا ہمارے پاس تک آتا ہے تو خداوند مسیح مجسم کی انجیل سے محبت کا زبردست دریا موجزن نظر آتا ہے پھر خود انکاری و فروتنی و دیگر اخلاقی خوبیوں کا آئیڈیل اگر الہام و نیچر سے مثل عکسی فوٹو کے ہمارے روبرو پیش کیا جاتا ہے تو خدائے مجسم کی زندگی جو انجیل سے ظاہر ہوتی ہے مثل اس بت کی ہے جس سے اس کی جسامت و قد و خط و خال کا زیادہ صحیح اندازہ نمایاں ہوتا ہے پس اے ناظرین اگر آپ کے لئے نمونہ و آئیڈیل کی ضرورت ہے اور بلاشبہ جس کی ضرورت ہر شخص محسوس کرتا ہے تو وہ مسیح مجسم ہے۔ پس آؤ اُس کو اپنا ہادی و شفیع بناؤ بغیر اُس کے تم خدا کی نزدیکی و قربت میں دخل نہیں پا سکتے بغیر اُس کے تمہاری زندگی گو کیسی ہی جوگ و بیراگ و گیان و عبادت الٰہی میں صرف ہو ناکامل رہیگی تم کمال کی حد تک نہیں پہنچ سکتے اور اگر اس حد کمال تک نہیں پہنچ سکتے تو اعمال کی شرط سے نجات و قربت الٰہی بھی نہیں پا سکتے نبی و اولیا و رشی و منی اُس کمال تک نہیں پہنچے پھر تم کیونکر پہنچوگے کمال کی حد خداوند مسیح ہے وہ ہمارا عوضی وری پریزنٹیٹو Re- sentative ہو کر اُس حد تک پہنچا ہے اور اس کی پیروی کرنے سے تم اس حد کے زیادہ نزدیک پہنچ جاؤگے جس حد تک تم اپنے جوگ و گیان سے نہیں پہنچ سکتے اور جو کچھ مسیح کی پیروی کرنے میں اس دنیاوی زندگی میں ناکامل رہیگا وہ موت کے اس پار غیر فانی بدن پانے اور مسیح کے جلالی نظارہ سے کمال کے درجہ تک پہنچ جایگا ؛

دیکھو سلسلہ کیلئے نورافشاں سنہ ۹۸ و ۹۹ء

راقم

غلام مسیح ازمین پوری

خداوند میرا چوپان ہے مجھکو کچھ کمی نہیں

زبور ۲۳ : ۱

یہہ زبور داؤد بادشاہ کا تصنیف ہے جو خود چوپانی اور گلہ بانی کرتا تھا اس واسطے یہہ الفاظ کہ خداوند میرا چوپان ہے اس کے منہہ سے کیسے موزون معلوم ہوتے ہیں اور وہ یہہ بھی کہہ سکتا تھا کہ مجھکو کچھ کمی نہیں کیونکہ اُس کے پیشہ چوپانی کا خاصہ یہی ہے کہ بھیڑوں کو کچھ کمی نہ رہے۔

اوّل چارے کی۔ وہ مجھے ہریالی چراگاہوں میں بٹھلاتا ہے۔ ۲۳ : ۲۔ گڈریوں کی عادت ہے کہ وہ اپنی بھیڑوں کو ایسے میدان میں لیجاتے ہیں جہاں ہری گھاس لہلہاتا سبزہ بکثرت ہو تاکہ اُس کی بھیڑیں آسودہ ہو کر کھائیں۔

دوم پانی کی۔ وہ راحت کے چشموں کی طرف مجھے لے جاتا ہے۔ ۲۳ : ۲۔ گڈریوں کو دیکھا ہوگا کہ جب بھیڑوں کو اِدھر اُدھر چرا چکے تو کسی چشمہ یا تالاب پُر آب کی طرف ہانک لے جاتے ہیں کہ وہ وہاں خوب پانی پئیں اور اُنکی تشنگی رفع ہو۔

سوم ساتھی کی۔ تو میرے ساتھ ہے۔ ۲۳ : ۴۔ گڈریہ بھیڑوں کو علیحدہ کبھی نہیں کرتا وہ جانتا ہے کہ وہ علیحدہ نہیں رہ سکتیں اُن کو ساتھی کی ضرورت ہے پس وہ ان کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔

چہارم حفاظت کی۔ تو میرے دشمنوں کے روبرو میرے آگے دسترخوان بچھاتا ہے ۲۳ : ۵۔ چونکہ بھیڑوں کے دشمن بہت ہیں جیسے بھیڑیہ۔ شیر۔ وغیرہ وغیرہ وہ اس کی طاق میں رہتے ہیں کہ کہاں پائیں اور پھاڑ کھائیں لہذا گڈریہ کو ضرورت پڑی کہ اُن کی حفاظت کرے تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے محفوظ رہے اور اس کے واسطے گڈریہ دو طریقوں کو عمل میں لاتا ہے۔

الف۔ بذاتہ خود اُنکی حفاظت کرتا ہے۔

ب۔ (کتے) کے وسیلہ سے اُنکی محافظت کرتا ہے۔

پنجم بھیڑسالہ کی۔ اور میں ہمیں خداوند کے گھر میں رہونگا۔ ۲۳ : ۶۔ بھیڑوں کے واسطے ایک مکان کی بھی ضرورت ہے جس میں وہ رہیں چنانچہ گڈریہ اس بات کا بھی بندوبست کرتا ہے اور اُن کے واسطے

بھیڑ سالہ طیار کرتا ہے۔

اب ہم دیکھیں گے کہ ہمارا خداوند ہمارا چوپان ہمارے واسطے کیا کرتا ہے۔

اوّل جس طرح گڈریہ اپنی بھیڑوں کے واسطے ہری چراگاہ کی تلاش کرتا ہے اس طرح ہمارا منجی خداوند مسیح ہم سے فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص مجھ سے داخل ہو تو نجات پائیگا اور اندر باہر آئے جائیگا اور چراگاہ پائیگا یوحنا ۱۰: ۹ جیسا لکھا ہے کہ میرا باپ تمہیں سچی آسمانی روٹی دیتا ہے اس لئے کہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُتری اور جہان کو زندگی بخشتی ہے یوحنا ۶: ۳۲، ۳۳ یسوع نے انہیں کہا زندگی کی روٹی میں ہوں جو مجھ پاس آتا ہے ہرگز بھوکا نہ ہوگا یوحنا ۶: ۳۵۔

دوم۔ جس طرح گڈریہ اپنی بھیڑوں کو چشموں نالابوں سے پانی پلاتا ہے ہمارا خداوند اپنی بھیڑوں یعنے ہم کو زندگی کا پانی دیتا ہے چنانچہ وہ خود فرماتا ہے کہ جو کوئی وہ پانی جو میں اُسے دونگا پئیے وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اُسے دیتا ہوں اس میں پانی کا سوتا ہو جائیگا جو ہمیشہ کی زندگی تک جاری رہیگا یوحنا ۴: ۱۴۔

سوم۔ ساتھی کی جس طرح گڈریہ اپنی بھیڑوں کے ساتھ ساتھ رہتا ہے ہمارا خداوند بھی اپنے لوگوں کے ساتھ ساتھ ہے اور "دیکھو میں زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں"۔ متی ۲۸: ۲۰ اور اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو اور میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے یوحنا ۱۴: ۱۵، ۱۶۔

چہارم حفاظت کی۔ جس طرح بھیڑوں کے بہت دشمن ہیں اور اُن کی حفاظت کے واسطے گڈریہ دو طریقہ عمل میں لاتا ہے اسی طرح ہم مسیحیوں کے بھی بہت دشمن ہیں شیطان دنیا خراب طبیعت گناہ اور ان سے بچانے کو ہمارا خداوند فرماتا ہے کہ اچھا گڈریہ میں ہوں اچھا گڈریہ بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے یوحنا ۱۰: ۱۱ تم دنیا میں مصیبت اُٹھاؤ گے لیکن خاطر جمع رکھو کہ میں نے دنیا کو جیتا ہے۔ یوحنا ۱۶: ۳۳

پنجم بھیڑ سالہ کی جسطرح بھیڑوں کے واسطے بھیڑ سالہ گڈریا طیار کرتا ہے اسی طرح ہمارا خداوند ہمارے واسطے کرتا ہے اس نے فرمایا کہ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں نہیں تو میں تمہیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہہ طیار کروں اور جس حال کہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہہ طیار کرتا تو پھر آؤنگا اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یوحنا ۱۴: ۲، ۳۔

حاصل کلام

مسیحیوں کو بھیڑ بننا چاہئے تاکہ مسیح خداوند اُن کا چوپان ہو اور وہ کہہ سکیں کہ خداوند میرا چوپان ہے لیکن اس سے یہہ مراد نہیں کہ بھیڑ یا بھیڑ کی کھال اوڑھ کے اُس کے گلے میں گھس پڑے کیونکہ مسیح خداوند بھیڑوں کو جانتا اور پہچانتا ہے بھیڑ بننے سے مطلب یہہ ہے کہ فرمانبرداری کے ساتھ اس کے حکموں پر عمل کریں اور جیسا وہ فرماتا ہے اس کے پیچھے چلیں پیچھے چلنے سے پیروی کرنا مراد ہے اگر ہم اس کی پیروی نہ کریں تو بھٹک جائیں گے اور جب بھٹک گئے تو شیر بھیڑیوں کے شکار ہو کر لقمۂ اجل ہونگے لیکن ہمارا خداوند ہمارے واسطے اپنی جان دے چکا اس نے دنیا کو جیت لیا اب ہم کو کچھ خطرہ نہیں اے خدا تو ہم کو مسیح میں رکھ اور اس کے گلہ میں امن دے۔ آمین ٭ راقم۔ کیدار ناتھ

نوحۂ محمدیان ٭

اے طالبانِ صداقت آپ لوگوں نے اپیفنی مطبوعہ ۳۰ مارچ ۹۹ء کے صفحہ ۶ کالم اول اور دوم میں معائنہ کیا ہوگا کہ ہند کے محمدیوں میں سے ایک شخص محمد حسین نے جلسہ کے روبرو ایک مضمون دربارہ کتاب امہات مومنین کے پڑھا اور سامعین نے اس کی تصدیق کرکے اُن محمدیوں کے پاس جو فی الحال کسی وجہہ سے لندن میں مقیم ہیں ارسال کیا اور انہوں نے ۳ مارچ سنہ رواں کو ووکنگ کی مسجد میں جو صرف چند روز کے لئے مقرر کی گئی ہے مشورہ کر کے گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیا۔

چنانچہ ہم اُس مضمون کو اختصار سے لکھتے ہیں ٭

ایک شخص ڈاکٹر احمد شاہ جو اپنے آپ کو عیسائی کہتا ہے اس نے ایک کتاب امہات مومنین یعنے دربار مصطفائی کے اسرار و پیغمبر اسلام کے اخلاق اور اُن کی ازواج کا آئینہ اس کو ایسے حقارت کے الفاظ سے لکھا جو بالکل مذہب محمدیہ کے خلاف ہے اور اس سے اُن محمدیوں کے دلوں پر جو رعایا گورنمنٹ ہیں صدمہ عظیم پہنچا لہذا ہم ملتمس ہیں کہ جس قدر جلدیں کتاب مذکورہ کی موجود ہیں جلا دیجاویں اور آیندہ طبع ثانی نہ ہونے پاوے اور یہہ بھی حکم نافذ ہو کہ کوئی ایسی کتاب جو لوگوں کے دلوں پر صدمہ پہنچاوے چھاپی نہ جاوے اِلّا یہہ کتاب موجودہ ضرور جلا دی جاوے ہم لوگ تہِ دل سے ممنون و مشکور ہونگے۔

مسٹر اڈیٹر ہم بھی ان عزیزوں کی گریہ وزاری اور اس قدر بیقراری کو دیکھکر کمال متاسف ہوئے کہ یہہ بیچارے جب جواب سے معذور اور مقصر ہوئے

تو اُن کے نوحہ کی آوازیں انگلنڈ تک پہنچیں ۵

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۶

فی الحال ہم ناظرین کو یہہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ مولف کتاب اُمہات مومنین نے کیوں اس کو لکھا اور کون سی ایسی وجہہ در پیش آئی کہ اُس نے اس قدر جد و جہد کرکے کتب معتبرہ محمدیاں سے ثبوت فراہم کرکے اس کو منزل مقصود تک پہنچایا اب ہم اُن وجوہات کو زیر قلم لاتے ہیں۔

اوّلاً۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنت میں ایک مضمون دربارہ عصمت حضرت درج فرمایا اور اس کے ساتھ یہہ بھی اشتہار دیا کہ اگر کوئی شخص آنحضرت کا ایک گناہ ثابت کرے تو میں اس کو ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔

دوئیم۔ اسی حضرت نے مسٹر اکبر مسیح کو اپنا مخاطب ٹھہراکر یہہ فرمایش کی اگر آپ کو اپنا انداز ظاہری تہذیب اور طرز ملایمت اس ثبوت سے مانع ہو تو آپ ان عیسائیوں میں سے جو اسلام سے مرتد ہوکر کرسچن ہوئے ہیں اور اُن کا مقصود اس تبدیل مذہب سے صرف ٹکڑا کما کھانا ہی پیش کریں اور وہ بھی یہی انعام پائیگا۔

سوئیم۔ ان مولویوں کی طرز تحریر کا عندیہ اور منشا مدلل اس امر کا ہی کہ اگر کوئی مسیحی مجیب نہ ہوگا تو عصمت محمد عربی کی دلیل نبوت ہوگی اور وہ مسیحی مصنف اور مولف کہ جنہوں نے حضرت کی عصمت پر دھبا لگایا مثل ڈاکٹر فانڈر و ولیم میور و ماسٹر رامچندر و ڈاکٹر عماد الدین و دیگر صاحبان جھوٹے ٹھہریں گے اور اُن کی تصانیف از خود کاذب و باطل ہوجائینگی۔

چہارم۔ جبکہ سید امیر علی صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ نے اپنی کتاب تنقید الکلام فی احوال شارع الاسلام میں جو انہوں نے زبان انگریزی تحریر فرمائی اس میں دربارہ اس بیان کے جو ولیم میور صاحب نے دربارہ ماریہ قبطی اور حفصہ کے قلمبند کیا تھا برملا اُن کی شان میں یہہ جملہ لکھ ہی دیا (از سر تا پا جھوٹ اور از راہ بغض کے ہی)

اظہر ہو کہ ان وجوہات مذکورۃ الصدر نے اس بندۂ خدا ڈاکٹر احمد شاہ کو مجبور کیا اور انہوں نے با اسناد کتب مسنودہ و معتبرہ محمدیوں کے اس کی تردید کی۔

مولوی محمد حسین صاحب آپ نے اس قدر بھی غور نہ فرمایا اور تعصب کی حالت میں مسیحیوں کی شان میں وہ کلمات جو شایاں نہ تھے استعمال کئے اور سعدی شیرازی کے قول کو بھی بھول گئے یہہ بھی یاد نہ رہا۔ بیت

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست۔ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

بالفرض اگر ڈاکٹر موصوف یا دیگر مسیحی صم بکم رہتے تو لاریب یہہ جملہ محمد حسین بٹالوی کا کہ اس تبدیل مذہب سے صرف ٹکڑا کما کھانا ہی صادق آتا اور مجہول اسی القاب معطیہ مولوی صاحب سے ملقب کرتے اب تو مولف امہات مومنین نے محمد حسین بٹالوی کی عزت پر بٹا لگادیا۔

علاوہ بریں یہہ ملحوظ خاطر رہے کہ جب کوئی مولف یا مصنف کسی کتاب کو تالیف یا تصنیف کرتا ہے تو لابد اُنہیں محاورات اور اصطلاحات کو عمل میں لاتا ہی جو اس کے لئے زیبا ہیں ورنہ مضمون اس تصنیف یا تالیف کا بسبب مہمل یا مغلق ہونے کے صفائی سے سمجھ میں نہیں آتا چنانچہ اظہر ہی کہ علم منطق و فقہ و حکمت و طب و ریاضی و علیم الہی و تاریخ وغیرہ سے اصطلاحات و محاورات جداگانہ ہیں لہذا مصنف حاذق بوقت تحریر اس بات کا زیادہ تر خیال رکھتا ہی علی ہذا ڈاکٹر احمد شاہ صاحب نے موافق اس قصہ کے اُنہیں محاورات اور اصطلاحات کو استعمال کیا جو زیبا تھے محمدیوں نے اُن الفاظ موزون کو غیر موزون سمجھکر یہہ دعوی گورنمنٹ میں پیش کیا کہ مولف نے حقارت کے الفاظ سے لکھا لہذا جلادی جاوے نہ کہ اس باعث سے جلائی جاوے کہ اس نے بلا ثبوت لکھا گویا کہ ثبوت مولف کو تسلیم کیا نہ کہ الفاظ کو

بالفرض اگر حسب دعوی مدعیان کے کتاب ڈاکٹر احمد شاہ صاحب جلائی جاوے کہ اس میں حقارت کے الفاظ اور برخلاف مذہب محمدیہ کے ہی تو ہم یہہ کہتے ہیں کہ قرآن محمد عربی جو برخلاف عقاید مسیحیوں کے ہی اور یہاں تک کہ کل مسیحیوں کو جو یورپ اور ایشیا میں رہتے ہیں علانیہ کافر ٹھہراتا ہی کیونکر نہ جلایا جاوے واسطے ثبوت کے دیکھو سورہ مایدہ پارہ ۶ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ یعنے بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ ہی تین میں کا ایک۔

ماورا اس شدید لفظ کافر کے ہمارے نجات دہندہ کی الوہیت کا منکر ہی۔ ایضاً سورہ مایدہ پارہ ۶ ما المسیح ابن مریم الا رسول یعنے کچھ نہیں مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول معاذ اللہ یہہ قرآن جامع عثمان مسیح کی الوہیت کا انکار کرتا ہی جو ہمارے مذہب کی بنا ہی لہذا اسکو بھی جلا دیا جاوے کیونکہ اس کو دیکھکر ہماری طبیعتوں پر بدرجہ کمال صدمہ پہنچا ہی جیسا کہ محمدیوں کو امہات مومنین سے اگرچہ احمد اور محمد میں حرف حرف علت کا فرق ہی اور دونوں حضرت ہی کے نام ہیں اور متحد المعنے بھی ہیں بہتر ہوگا کہ دونوں کی کتابوں کو جلا دیا جاوے تاکہ کسی کی طبیعت پر صدمہ نہ پہنچے۔

الراقم

امام مسیح ٹیسٹ مشنری کلکتہ



انتقال پُر ملال

میں بڑے افسوس و رنج کے ساتھ اطلاع دیتا ہوں کہ ماہ اپریل کی ۲۰ ویں تاریخ سن رواں کو "مس میری تارا چند صاحبہ" نے اس جہان فانی سے اس جہان جاودانی کو کوچ کیا اور خداوند یسوع مسیح میں آرام پایا لیکن اپنے پیارے رشتہ داروں و عزیزوں و اقارب کو نہایت ہی حالت الم میں چھوڑ گئیں مرحوم مس صاحبہ پادری تارا چند صاحب کی سب سے بڑی بیٹی تھیں ۱۸۹۵ء میں وہ دہلی کے کیمبرج مشن میں خداوند کا کام کرنیکو گئیں اور قریباً تین سال تک بہت ہی دانائی سے اپنے کام کو انجام دیتی رہیں۔

مرحوم مس صاحبہ بڑے دن کی چھٹیوں میں دہلی سے اجمیر کو تشریف لائی تھیں تاکہ بڑا دن خوشی کے ساتھ منائیں لیکن یہہ کس کو معلوم تھا یا کس کو یہہ خیال بھی تھا کہ اس جوان عمر میں اُن کی زندگی کا تار ٹوٹ جائے گا جب آئیں اُس وقت کوئی بیماری کا نام و نشان بھی نہ تھا لیکن صرف تھوڑی سی کھانسی تھی ڈاکٹر کو بُلا کے اس کا علاج کیا گیا لیکن تکلیف بڑھتی ہی گئی موت سے پہلے اپنے باپ سے درخواست کی کہ اپنی بیٹی کو یاد رکھنا اور کہ وہ بھی آپ کو یاد رکھیں گی اور آخر کار جمعہ کے روز قریباً چار بجے صبح کو اس دار فانی سے رخصت ہوئیں۔ ے

مبارک ہیں وہ مردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹکر آرام پاتے ہیں

راقم جی۔ ٹی۔ سی

بلیتا

ہر دل مضطر کو فضل عام سے۔ شاد کر اے اب یسوع کے نام سے

ست گورُو کی ضرورت

یہہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو کہ جب انسان بذات خود کرنی یا نیک اعمال کے ذریعہ سے بچنے کی امید کو کھو بیٹھا تو اس کو چین پڑتی نظر نہیں آتی بلکہ چہار سو دیوانہ وار دوڑتا اور کسی دوسرے وسیلے اور ہادی و شافی کی تلاش کرتا اور اگرچہ کسی نہ کسی وجہ سے چار ناچار ہو کر چو ملا اسی پر دین و ایمان تصدق کر بیٹھتا ہو مگر صاحب عقل و دانش ہونے کے سبب سے اس بات کو بلا روک و ٹوک مان بیٹھتا ہو کہ ضرور ایک گورو چاہیئے بڑی سے بڑی قوموں سے لیکر چھوٹی سے چھوٹی قوموں تک کو دیکھو وہ کسی نہ کسی کو اپنا پیشوا اور ہادی جانتے اور مانتے ہیں بعض تو یہاں تک ماننے بیٹھتے ہیں کہ گورو چاہیئے چاہے کیسا ہی ہو۔ اور کہتے ہیں بیر گورو من خس است اعتقاد من بس است بعض کہتے ہیں کہ نہیں سمجھ بوجھ کر گورو ٹھہرانا چاہیے اور کہتے ہیں پانی پیجیئے چھان اور گورو کیجیئے جان۔ بعض کہتے ہیں کہ گورو تو ایسا چاہیئے جیسے سگی گر ہوئے بکل جنم کے مور چھے پل میں ڈارے دھوئے ضرور گورو چاہیئے اور گرنتھ میں بستھار کے ساتھ گورو کی ضرورت کا ذکر بہت دفعہ آیا ہو چند اشلوک یہاں درج کرنے بیجا نہ ہونگے۔

بن ست گور سیوے جوگ نہ ہوئی۔ بن ست گور بھیٹے مکت نہ ہوئی۔ مطلب یہہ ہو کہ بغیر ست گورو کے نجات نہ ہوگی بن ست گور بھیٹے نام پایا نہ جائے۔ بن ست گور بھیٹے مہاں دکھ پائے۔ بن ست گور بھیٹے مہاں گربھ گو بارہ۔ نانک بن گور موا جنم ہارہ۔ مطلب یہہ ہی کہ بغیر گورو کے خدا کا نام پایا نہیں جاتا بلکہ بہت دکھ ہوگا اور بغیر گورو کے بہت منغروری رہتی ہو اور بغیر گورو کے آدمی مریگا اور بفیایدہ اس کا وجود میں آنا ہوگا۔ پھر لکھا ہو بن ست گور کنے نہ پایو بن ست گور کنے نہ پایا۔ ست گور وچ آپ رکھیو کر پرگٹ آکھ سُنایا۔ مطلب۔ بغیر گورو کے کسی نے خدا کو نہ پایا لیکن گورو کے ذریعہ سب کچھ معلوم ہو جاتا ہو اور پھر لکھا ہو۔ لکھ لکھ پڑھیا تیتا کڑھیا۔ بہہ تیرتھ بھویا تے تو گویا۔ بہہ بھیکھ کیا دیہی دُکھ دیا۔ سہہ وے جیا اپنا کیا۔ اَن نہ کھایا سواد گنوایا۔ بہہ دکھ پایا دو جا بھایا۔ بستر نہ پہرے آہ نس کہرے۔ مون و گوتا کو جاگے گور بن سوتا۔ مطلب ہو کہ بہت پڑھنے سے۔ تیرتھوں میں جانے سے۔ بھیکھ بنانے سے۔ کھانا نہ کھانے سے۔ کپڑے نہ پہننے سے۔ مونی ہونے سے کچھ بن نہیں پڑتا۔ گورو کے بغیر گناہ میں سویا ہوا گنہگار جگایا نہیں جاتا۔ پھر لکھا ہو بھا ہے کاٹے مٹے گون فتح بھیٔی من جیتا۔ نانک گورتے کہت پائی بھرنا سے نت نیتا۔ مطلب یہہ ہو کہ گورو کے وسیلے سے بندھن توڑے جاوینگے تناسخ جاتا رہیگا فتح ہوگی دل جیتا جاویگا۔ گورو کے سبب سے کامیابی ہوگی اور تکلیف رفع ہوگی۔ پھر لکھا ہو ست گور باہو رکچی بانی بانی تاں کچی ست گور باجھ ہو رکچی بانی۔ کہندے کچے سُندے کچے کچی آکھ وکھانی۔ ہر ہر نت کرے رسنا کہا کچھ نہ جانی۔ اس کا مطلب یہہ ہی کہ ست گورو کے بغیر یعنے سچے گورو کے سچے کلام کے بغیر اور سب باتیں کچی ہیں اور جتنا کہنا سُننا ہو وہ سب کچا ہی اور بیشمار حوالے اُس بات کے بارہ میں دیئے جا سکتے ہیں کہ جن میں یہہ تعلیم پائی جاتی ہو کہ ست گورو کے بغیر آدمی کسی کام کا نہیں اور نجات اور کوئی برکت

پا نہیں سکتے اور یہہ سب ٹھیک اور درست ہی لیکن نہایت تعجب اور حیرت کا مقام ہی کہ باوجود ایسی تعلیم کے کوئی گورو ایسا بتایا نہیں گیا کہ جس میں یہہ صفات ہوں اور اُس کے وسیلے سے نجات اور فتح اور گیان اور سب روحانی برکتیں حاصل ہوں۔ انجیل مقدس میں صاف اور واضح طور سے بتایا گیا ہی کہ ست گورو اور اکیلا نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح ہی اور جو کوئی اُس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے اور یہہ تمام صفات اس گورو میں پائی جاتی ہیں وہ پاپ کو دور کرتا انسان کے گناہ کے بندھن توڑتا اور فتح پاتا ہی اور جو اس پر نجات کا آسرا رکھے وہ شرمندہ نہ ہوگا کیونکہ وہ اپنے ایمانداروں کے بدلے بلدان ہوا اور سب کچھ اُن کے واسطے کما چکا ہی اور اب صرف ایمان لانے کی شرط پر سب کچھ مفت میں بخشنے کو تیار ہی اور جو کوئی اُس پر بھروسہ کرے اور دوسروں کو چھوڑ کر صرف اسی کو اپنا ست گورو قبول کرے تو وہ نجات ابدی کو حاصل کریگا۔ اب سکھ صاحبان سے ہماری عرض ہی کہ وہ سچائی کو پرگٹ کرنے کے لئے گرنتھ صاحب میں سے صاف صاف واک نکالکر دکھلاویں کہ وہ کس کو ایسا گورو بلکہ ست گورو جانتے ہیں جو اُن کو یہہ سب کچھ بخش سکتا ہی اور اگر وہ کہیں کہ وہ دس گوروؤں کو ایسا مانتے ہیں تو یہہ گرنتھ صاحب کے بالکل برخلاف ہی کیونکہ صرف ایک ہی ست گورو ہونا چاہئے نہ کہ دس۔ ہم اُن کے جواب کے منتظر رہ کر اس مضمون پر پھر کچھ لکھیں گے ؏

راقم

جے۔ ایس

زنانہ ہسپتال مجیٹھہ

اس قصبہ میں جس کی آبادی قریب آٹھ ہزار ہی ایک مردانہ سرکاری شفاخانہ ہی جو کہ زیر نگرانی ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ اول ہی اور امرتسر کے سول سرجن صاحب معائنہ کے واسطے سال میں ۴ یا ۵ دفعہ آیا کرتے ہیں لیکن مستورات کو سخت تکلیف تھی وہ اپنی بیماریوں کو مرد ڈاکٹر کے روبرو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتی تھیں چنانچہ کتنی ایسی اموات ہوئیں جو محض اسی باعث ہوئیں خدا نے آخرکار اس ضرورت پر ترس کھایا اور زنانہ مشن کی لیڈیوں کو اُبھارا کہ یہاں ایک شفاخانہ کھولا جاوے جہاں اس کا جلال مستورات میں بھی ظاہر ہو چنانچہ مس واٹن صاحبہ نے اپنی سعی و کوشش سے کچھ زمین سردار دیال سنگھ صاحب مرحوم سے حاصل کی اور وہاں ایک کوٹھی بنوائی جس میں ایک زنانہ لیڈی اور ایک لیڈی ڈاکٹر اور دوائی خانہ کی سمائی ہی۔

۱۸۹۸ء میں بزرگ پادری کلارک صاحب نے امرتسر سے تشریف لا کر معہ دیگر یورپین مشنریوں کے اس میں دعا بندگی کر کے اُسکو تقدیس کیا۔

ماہ اپریل ۱۸۹۹ء میں مس ملایم الدین صاحبہ نے اس شفاخانہ کا کام شروع کیا آپ نے امرتسر میں مس ہولٹ صاحبہ کے مدرسہ میں تعلیم پائی ہی آپ کی لیاقت حسن اخلاق۔ نیک نیتی و ہر دل عزیز اطوار نے مجیٹھہ میں اس قدر شہرت پائی ہی کہ دور دور سے عورتیں علاج کے لئے چلی آتی ہیں چنانچہ بعض روز تعداد مریضاں قریب ۹۰ کے ہو جاتی ہی۔

اس شفاخانہ کے کھلنے سے مردانہ شفاخانہ کو بڑا نقصان پہنچا اس کی تعداد بہت ہی گھٹ گئی ہی تمام مستورات زنانہ شفاخانہ میں ٹڈیوں کی طرح دوڑتی ہیں لیڈی ڈاکٹر کے ہمراہ مس یونگ صاحبہ رہتی ہیں دوائی تقسیم ہونے سے پہلے تمام عورتوں کو فراہم کرتی ہیں اور باجا پر گیت گا کر انجیل سے کچھ سُناتی ہیں اور پھر دوائی تقسیم ہوتی ہی۔ دن کو باجا لیکر عورتوں کے گھروں میں انجیل کی تعلیم دینے کو جایا کرتی ہیں ایک لیڈی کا شہر چھوڑ کر ایک قصبہ میں رہنا جہاں کوئی دوسرا یوروپین نہ ہو بہت دشوار ہی۔ یہہ محض خود انکاری ہی۔

اخیر میں ایک بات بطور صلاح کے لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ اگر ایک ہندو کمپونڈر بھی کام کرے تو بہت مناسب ہوگا اور اس میں دو فایدے نظر آتے ہیں۔

اول یہہ کہ مس صاحبہ کو بہت کام کرنا پڑتا ہی لکھتی بھی ہیں اور دوائی بنا کر خود تقسیم کرتی ہیں اگر کوئی مددگار مل جاوے تو قدرے سہولیت ہو جاویگی

دوم یہہ کہ ہندوں کو مذہبی رو سے بھی کچھ پرہیز نہ رہیگا۔ ممکن ہی کہ کچھ عرصہ کے بعد شیطان اپنا زور دکھاوے اور ایسے ناقص خیالات اُن کے دلوں میں ڈالے جس سے پیچھے نقصان ہو اس لئے اگر یہہ امر پہلے سے سوچ لیا جاوے تو بہتر ہی ؏

راقم

اے۔ پی مجیٹھہ

واقعات اور رائیں

۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء تک سی-ایم-ایس کی سو سالہ فنڈ کی تعداد پچپن ہزار آٹھ سو پونڈ تک پہنچ چکی تھی اس میں سو پونڈ ہماری مہربان قیصر ہند ملکہ معظمہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔

ہفتے کے سات دن دنیا کے کسی نہ کسی حصے میں مقدس مانے جاتے ہیں مثلاً مسیحیوں میں اتوار "آرام کا دن ہے" یونانیوں میں پیر۔ فارس والوں میں منگل۔ اسیریا والوں میں بدھ۔ مصریوں میں جمعرات۔ ترکوں میں جمعہ۔ اور یہودیوں میں سنیچر مانا جاتا ہے ؛

حال میں علی پور کے اول منصف کی عدالت میں ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا ایک عورت نے اپنے خاوند پر نالش کی کہ وہ مجھے اور میرے بچوں کو کافی خوراک نہیں دیتا ہے عورت نے بیان کیا کہ وہ میرے ساتھ کسی طرح سے بدسلوکی تو نہیں کرتا مگر گودام کی چابی اپنے پاس رکھتا ہے اور خود کھانے کا بندوبست کرتا ہے اور کھانا اس قدر تھوڑا ہوتا ہے کہ جس سے میں اور میرے بچے بھوکے رہتے ہیں خاوند نے بتلایا کہ عورت سچ کہتی ہے میرے تیرہ بچے ہیں اُن میں سے زیادہ لڑکیاں ہیں میری آمدنی محدود ہے اگر میں اس طرح کفایت نہ کروں تو میں کس طرح اپنی لڑکیوں کی شادی اچھی طرح سے کرسکوں گا ؛

جزائر فلپاین میں انجیل کی بشارت دینے کے لئے امریکن پرسبی ٹرین بورڈ آف فارن مشنز کے پاس بے مانگے روپیہ چلا آرہا ہے دو کلیسیاؤں نے تین ہزار ڈالر دئے ہیں اور کل ملا کے کوئی سات ہزار ڈالر درخواست کرنے سے پیشتر مشن کے خزانے میں جمع ہوگیا ہے اس بات سے مشن مذکورہ کو بڑی تحریک و ہمت ملی ہے اور اس کی طرف سے دو پادری صاحبان معہ خاندان کے منیلا کو آرہے ہیں یقین ہے کہ بہت جلد وہاں پر دو اور مشن کھل جاویں گے پروٹسٹنٹ مشن کے کھلنے سے رومن کیتھلک بھی جاگ اُٹھے ہیں اور اپنے اور پادری اُس ملک میں بھیج رہے ہیں بورڈ کا ارادہ ہے کہ کئی میڈیکل مشنری اور وہاں بھیجے ہم وہاں کے کام کے لئے دعا کریں۔ از مخزن مسیحی

ایک دن صبح کے وقت ایک دوست سر رابرٹ بیل صاحب کی ملاقات کے لئے آیا اُن کے مکان پر پہنچکر دیکھا کہ وہ بہت سی چٹھیوں کے ڈھیر پر سر رکھکر دعا مانگ رہے ہیں وہ دوست تھوڑی دیر کے لئے چلا گیا اور واپس آکر کہا کہ آپ معاف فرمائیے کہ میں نے آپ کی آج کی عبادت میں خلل ڈالا" سر رابرٹ نے فرمایا کہ "نہیں یہہ میری آج کی بندگی نہیں ہے میں اپنی ریاست کے کاروبار کو خدا کے ہاتھ میں سونپ رہا تھا کہ میں خود اس کا انتظام نہیں کرسکتا" کاش کہ وہ سب جن کو اس طرح کی ذمہ داری کے کام کرنے پڑتے ہیں اپنے اپنے کاموں کو شروع کرنے سے بیشتر سر رابرٹ کی طرح اپنے سارے کاروبار کو خداوند کے سپرد کیا کریں ؛

آج کل ٹراونکور کے ہندوستانی مسیحیوں پر بڑی سختی ہو رہی ہے ٹراونکور کی ریاست میں کوئی مسیحی خواہ کیسا ہی لائق کیوں نہ ہو تحصیلداری کا عہدہ حاصل نہیں کرسکتا ٹراونکور کی ریاست کا سلوک ہندوستانی مسیحیوں کے ساتھ تعصب سے پُر معلوم ہوتا ہے جبکہ وہاں کے ہندو و مسلمانوں کی طرح مسیحی بھی اُس ریاست کی رعایا ہیں تو کیا وجہہ ہے کہ اُن کو بھی وہی حقوق نہ دیئے جاویں کہ جو اس ریاست کی باقی رعایا کو حاصل ہیں ؛

انڈیا سنڈے سکول یونین کی ۱۸۹۸ء کی رپوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۸ء کے آخر تک ۶۲۴۸ سنڈے سکول تھے جن میں دس ہزار سے کچھ زیادہ اُستاد اور پچیس لاکھ طالب علم تھے میتھوڈسٹ مشن کے متعلق ۲۴۰۶ سکول ۳۲۸۷ اُستاد اور ۸۶۰۶۸ طالب علم تھے پربسی ٹرین مشنوں کے متعلق ۱۰۱۹ سکول ۱۸۲۸ استاد اور ۳۴۸۰۴ طالب علم۔ بپٹسٹ۔ کانگریگیشنل۔ ولسلین اور انگلیکن مشنوں کے متعلق ۱۴۷ سکول ۲۳۵ اُستاد اور ۱۳۵۴ طالب علم تھے ۱۸۹۱ء میں اُستادوں اور طالب علموں کی کل تعداد ۱۴۰۹۱۲ تھی مگر ۱۸۹۸ء میں ۲۰۷۲۷۶ تک پہنچ گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے آٹھ سالوں میں سنڈے سکولوں میں بڑی ترقی ہوئی ہے ؛

اخبار دیانندے بمبئی کے سابق گورنر سر بارٹل فریر کی نسبت ذیل کا قصہ بیان کرتا ہے ایکدفعہ ولایت میں سر بارٹل فریر اپنے گھر سے باہر کسی جگہہ تشریف لے گئے تھے ان کی غیر حاضری میں لیڈی فریر نے ایک نیا نوکر رکھ لیا تھوڑے عرصہ بعد اسکو اپنے خاوند کو لانے کے لئے ریلوے سٹیشن پر جانے کی ضرورت ہوئی نوکر نے کبھی سر بارٹل کو نہیں دیکھا تھا اسواسطے اُسنے دریافت کیا کہ میں کسطرح سے سر بارٹل کو پہچانونگا لیڈی فریر نے جواب دیا کہ "اگر تم کسی خوبصورت جنٹلمین کو کسی غریب بڑھیا عورت کی مدد کرتے ہوئے دیکھو تو جان لو کہ وہی سر بارٹل ہیں" جب نوکر سٹیشن پر گیا تو اُسیطرح سے پایا کہیا اُسکی مالکہ نے کہا تھا اور آسانی سے اپنے مالک کو پہچان لیا اے بچے مسیحی کی یہہ کیسی اچھی علامت ہو کاش کہ سب جو مسیحی کہلاتے ہیں اسیطرح کی عملی زندگی سے اپنے ایمان کی خوبی کو ظاہر کریں ؛

اِشتہار

پنجاب کرسچن میوچوئل ریلیف فنڈ

جو قواعد فنڈ مذکورہ بالا کے نورافشاں میں مشتہر کیے گئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر ناظرین نے اُن کے مدعا کو بخوبی نہیں سمجھا اور درخواستیں بھیجنی شروع کر دیں اس تحریر کا مقصد فقط ایک تجویز پیش کرنے کا تھا خیر اسقدر تو ظاہر ہو گیا ہے کہ غریب مسیحی اس میں دلچسپی دکھا رہے ہیں اور اگر یہہ فنڈ جاری کیا جاوے تو ضرور اس سے فایدہ اٹھاینگے اب اطلاع دی جاتی ہے کہ فنڈ مذکورہ کے قواعد پنجاب ڈسٹرکٹ میوچیچ کونسل میں پیش ہو کر مندرجہ ذیل بورڈ یا پنچ ڈایرکٹروں کا مقرر کیا گیا ہے۔

بابو سنگھی صاحب چیرمین۔ پادری میاں صادق صاحب پادری ٹامس ہاول صاحب۔ پادری فتح مسیح صاحب

پادری وڈھاوامل صاحب

درخواست کنندوں کو چاہیے کہ اپنی درخواستیں بموجب اُس نقشہ کے جو اُس کے لیے ہے۔ بذریعہ لوکل ایجنٹ یا جہاں لوکل ایجنٹ نہ ہو براہ راست مجھ مشتہر کے پاس بھیجدیں۔ فی الحال مندرجہ ذیل اصحاب نے مختلف مقامات میں ایجنٹ مقرر ہونا منظور فرمایا ہے حسب ضرورت ان کی تعداد بڑھا دیجائیگی۔

بٹالہ۔ ماسٹر بھگوانداس صاحب مدرس۔ اے۔ ایل۔ او۔ ای۔ سکول۔

امرتسر۔ منشی کریم بخش صاحب۔ رلیجس بک ڈپو۔

لاہور۔ پادری طالب الدین صاحب۔ یا پادری علی بخش صاحب

گوجرانوالہ۔ مسٹر سالومن ڈیوڈ صاحب

جالندھر۔ مسٹر جیکب باسٹن صاحب

اجنالہ۔ بابو آیزک نانو صاحب۔

کلارک آباد۔ پادری ٹامس ہاول صاحب۔

بہڑوال۔ پادری وڈھاوامل صاحب۔

نارووال۔ ماسٹر فیض الدصاحب۔

فتحگڈھ۔ منشی فضل الدین صاحب کیٹی کسٹ۔

ڈیرہ غازیخاں۔ ڈاکٹر نجم الدین صاحب متعینہ مشن ہاسپٹل

جنڈیالہ۔ منشی وارث الدین کیٹی کسٹ۔

فنڈ کے قواعد اور درخواست داخلہ وغیرہ مندرجہ ایجنٹ صاحبان یا مشتہر سے مل سکتے ہیں۔

المشتہر۔ عنایت اللہ ناصر آنریری سکرٹری

اشتہار

ایک سی۔ ایم۔ ایس کیٹی کسٹ پہاڑی لوگوں میں (منصوری اور چکروتہ کے بیچ) منادی کرنیکے واسطے درکار ہے جو تجربہ کار و نیک نام اور بالکل پرہیزگار اور پاس یافتہ ہو اور جسکے پاس مشنری صاحب کا سفارشنامہ ہو درخواست اس پتہ سے بھیجنی چاہیئے۔

المشتہر۔ پادری ٹی کاربچل این فیلڈ مشن ڈاکخانہ راجپانی براہ ہہاڑ پور

نوٹس

ہمارے پاس اکثر شکائتیں نہ ملنے اخبار کی بابت پہنچی ہیں لہذا اُن سب کے جواب میں تحریر ہے کہ نہ تو ہمارا قصور ہے اور نہ ڈاکخانہ لودیانہ کا۔ آپ اپنے اپنے ڈاکخانہ سے معلوم کیا کریں کیونکہ ہمارے دفتر سے برابر لگاتار اخبار روانہ کیا جاتا ہے اور حسب الاطلاع خریدار کے پتہ بھی تبدیل کیا جاتا ہے لیکن یہہ سچ ہے کہ بعض چھوٹے ڈاکخانوں میں نہایت لاپرواہی اور بے احتیاطی ہوتی ہے جو کہ مدرسوں کے متعلق ہیں ؀

المشتہر۔ اڈیٹر نورافشاں ؀

ضرورت

۲　　۳

ایک عیسائی نوکر جو کہ ذات کا برہمن تھا خدمتگار یا بیرر کا کام چاہتا ہے اسکی جورو گاؤں میں بائبل وومن کا کام کر چکی ہے اگر اسکی بابت زیادہ دریافت کرنا ہو تو مس ایم۔ ایس۔ ایل ہیرس فیض آباد سے خط وکتابت کرو ؀

المشتہر مس ایم۔ ایس۔ ایل ہیرس فیض آباد

ضرورت

۲　　۲

مونگ رسول ضلع گجرات کے لئے ایک پنجابی عیالدار واعظ انجیل کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ ۳۰ ماہوار ہوگی درخواستیں معہ اسناد مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہیں۔

المشتہر آر۔ ایم۔ پیٹرسن صاحب مشنری گجرات

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلیے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط وکتابت کرو ؀

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کے لئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وایلی۔ کے اہتمام سے چھپا ؀